# غزل

جناب سید اختر علی تلہری

---

ہے زیر تیغِ تیز بھی اور سر فراز بھی
معجز اثر ہے عشقِ سراپا نیاز بھی

میرے تو اضطراب کا درماں نہ ہو سکا
مانا کہ تھی نگاہ تری دل نواز بھی

یہ سچ سہی کہ عقل ہے روشن گرِ حیات
پیدا کر اپنے دل میں ذرا سا گداز بھی

درماں کو دردِ عشق نے ٹھکرا دیا مگر
خاموش آرہے ہیں نظر چارہ ساز بھی

اُس عشوہ گر نگاہ سے شکوے! ستم ستم
وہ فتنہ ساز اگر ہے تو ہے کارساز بھی

کیوں اب نہیں ہے وہ چمنِ دہر کی فضا
یہ داستاں طویل بھی ہے دل گداز بھی

ہے خاکِ کشتگانِ محبت پہ خم جبیں
وابستۂ نیاز ہیں اربابِ ناز بھی

بیگانہ وار دیکھ نہ اصنامِ دہر کو
ہے ایک تیری راہ میں منزل، مجاز بھی

اب میری مے کشی کی مذمت حرام ہے
تیری نگہ سے مل گیا حکمِ جواز بھی

یہ منزلِ نیاز ہے اے دوست ہوشیار
محمود سر بسجدہ ہے یاں اور ایاز بھی

اختر اسی کا نام ہے دنیا میں انقلاب
ہیں زلزلے میں آج شبستانِ ناز بھی